سب سے زیادہ جھنجھوڑ دینے والا باب وہ ہے جس میں افغان مجاہد عالمِ اسلام کو پکارتا ہے اور عالمِ اسلام جواب دیتا ہے۔ یہ جواب میرے ہی اشعار پر مشتمل ہے جسے کچھ عرصہ پہلے میں نے کسی اور پیرائے میں لکھا تھا۔

البدر | از: سلیم منصور خالد۔ ناشر: ادارۂ مطبوعاتِ طلبہ۔ لاہور ۱۴۔ قیمت: ۳۰/ روپے

البدر محبِ اسلام نوجوانوں کا وہ گروہ تھا جنہوں نے ہر قسم کے مفاد اور خوف سے بے نیاز ہو کر پاکستان کے مشرقی حصے میں بھارتی فوجیوں، گھس بیٹھیوں، مکتی باہنی اور مجیب باہنی کے خلاف جانبازی و سرفروشی کا کھیل کھیلا۔ ان کا مقصد تھا کہ وہ سازش ناکام ہو جائے جو پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لیے مشرقی حصے کو ہدف بنائے ہوئے تھی۔ ہزاروں نوجوان خاک و خون میں لوٹ گئے۔ اس سازش کا ٹینک اُن کے اُوپر سے اور اُن کی سرزمین کے اُوپر سے تباہی مچاتا اس لیے گذر گیا کہ اس سازش میں حصہ خود پاکستان کے سرپرستوں اور خادموں کا بھی تھا۔

البدر کے نوجوان سرفروشوں کی یہ داستان بڑی مفصل ہے اور اس کا ریکارڈ بڑی محنت سے جمع کیا گیا ہے۔ اسے پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ جب اسلامی روح بیدار ہو جاتی ہے تو آج بھی لوں سے شجاعت کے ویسے ہی فوارے اُبلنے لگتے ہیں جیسے صدیوں پہلے اُبلے تھے اور بار بار اُبلتے رہے۔ دوسری بات یہ کہ البدر کے قربانی دینے والے ہزاروں نوجوانوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں نکلا کہ جس نے مخالف طاقت کی سنگینوں کی زد میں آ کر یا بازو و ٹانگیں کٹ جانے پر بھی ان کا مطلوبہ مخالفِ پاکستان نعرہ لگایا ہو۔ یا جان بچانے کے لیے کوئی ذرا سی کمزوری دکھائی ہو۔ تیسری یہ کہ اسلامی رُوح بیدار ہو جائے تو آج بھی قلیل التعداد گروہ قلیل ہتھیاروں کے ساتھ زیادہ بڑے مسلح جتھوں کو جھکا سکتے ہیں۔ چوتھا سبق یہ ہے کہ پاکستان کی محبت کے زبانی کلامی دعوے کرنے کے مقابلے میں اپنے خون سے لوحِ خاک پہ نقوشِ وفا مرتسم کر دینا ایسا ثبوتِ محبت ہے کہ کسی دعوے کے بغیر ہی دشمن تک تسلیم کر لیتا ہے۔ پانچواں راز یہ کہ بعض مراحل میں بظاہر بازی ہاتھ سے نکل جاتی ہے، لیکن بعد میں وہی شکست فتوحات کے راستے کھول دیتی ہے۔ کاش کہ لوگ یہ سبق اخذ کر سکیں۔

سلیم منصور خالد نے کتنے ہی معرکوں کا منظر ہمارے سامنے لا رکھا ہے اور کیسے کیسے شاندار